اداریہ

بیسویں صدی کی آخری دہائی سے ہی وادی کشمیر اردو زبان کا گہوارہ ثابت ہوئی ہے۔کشمیر ایک کثیر لسّانی علاقہ ہے جہاں اکثریت کی مادری زبان کشمیری ہے ۔ کشمیری کے علاوہ پنجابی، شِنا، کوہستانی، پہاڑی اور دیگر کئی زبانیں کشمیر کے لسانی خاکہ میں رنگ بھر رہی ہیں۔تا ہم یہاں اردو زبان نہ صرف ایک رابطہ کی زبان Lingua Franca کےطور پر استعمال ہوتی ہے بلکہ زندگی کے دیگر شعبوں خاص طور پر صحافت و ذرائع ابلاغ ،میڈیا،تعلیم ،انتظامیہ،محکمہ مال وغیرہ میں غالب زبان کےطور استعمال ہورہی ہے۔سال ۱۸۸۸ء سے اردو کو جموں وکشمیر کی سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔

زبان وادب کے کئی برگزیدہ ماہرین کشمیر میں اردو کے درخشاں مستقبل کی پیش گوئی کر چکے ہیں اور یہ پیش گوئی اب رفتہ رفتہ سچ ثابت ہوتی جارہی ہے۔عصرِ حاضر میں اردو زبان وادب کے ہر میدان میں کشمیر کے شعراء وادباء نہ صرف اپنی حاضری ممکن بنارہے ہیں بلکہ ان کی ایک بڑی تعداد اپنی انفرادیت کالوہا منوانے میں بھی کامیاب ہو چکی ہے۔وہ چاہے شاعری کا میدان ہو،فکشن ہو یا تحقیق وتنقید۔

جموں وکشمیر میں اردو کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے جس کی بدولت

اسکولوں کے ساتھ ساتھ یہاں کے اعلیٰ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں اردو کی تعلیم کا خاصا انتظام دیکھنے کو ملتا ہے، اگرچہ اس میں مزید وسعت لانے کی گنجائش ہے۔ ایسے تعلیمی اداروں میں کشمیر یونیورسٹی کا شعبۂ اردو سرخیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شعبے نے اردو زبان وادب کو کئی ایک قابل قدر اور قابل رشک ادباء وشعراء دیے ہیں۔ اس شعبے کی خوش قسمتی رہی ہے کہ ابتداء سے ہی اردو دنیا کی اہم ترین شخصیات اس سے وابستہ رہیں ہیں۔ جن میں پروفیسر شکیل الرحمٰن، پروفیسر عبدالقادر سروری، پروفیسر سید محی الدین قادری زور دکنی، پروفیسر محمد حسن، پروفیسر حامدی کاشمیری، ڈاکٹر برج پریمی، پروفیسر محمد زماں آزردہ، پروفیسر نذیر احمد ملک، پروفیسر قدوس جاوید، پروفیسر مجید مضمر، پروفیسر اکبر حیدری، پروفیسر بشیر احمد نحوی، ڈاکٹر جعفر رضا اور ڈاکٹر فرید پربتی وغیرہ شامل ہیں۔

شعبے کی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کو پورے ملک میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ رواں سال میں شعبہ نے نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت نصاب ترتیب دینے کے لیے بورڈ آف اسٹڈیز کی کئی میٹنگیں بلائیں۔ جن میں شعبہ کے اساتذہ کے علاوہ یونیورسٹی سے تسلیم شدہ کئی کالجوں کے اساتذہ نے شرکت فرمائی۔ رواں سال پہلی مرتبہ شعبہ سے فارغ التحصیل طلبہ کی ملاقات کے لیے پروگرام بعنوان 'ملن' کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک سیمینار اور 12 توسیعی خطبات کا بھی اہتمام کیا گیا تاکہ متقدمین کی محنت اور روایت قائم ودائم رہے۔

ایسی ہی تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں کی ایک اہم کڑی شعبہ اردو سے شائع ہونے والا تحقیقی وتنقیدی مجلّہ 'بازیافت' بھی ہے۔ ادارہ 'بازیافت' کا تازہ شمارہ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کررہا ہے۔ یہ شمارہ تین حصوں پر

مشتمل ہے: اوّل تحقیقی وتنقیدی مضامین، دوم شعبے کی طرف سے منعقد کیے گیے سیمینار بعنوان 'کشمیر کی معاصر اردو شاعری' میں پڑھے گیے مقالات کا انتخاب اور سوئم ادارے کو موصول ہوئی چند کتب اور رسائل پر تعارفی تبصرے۔ یوں یہ شمارہ ایک گلدستہ کی شکل میں قارئین کے اذہان کو معطر کرنے کا سامان فراہم کر رہا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ شمارہ بھی گزشتہ شماروں کی طرح تشنگان علم کی پیاس بجھانے میں کامیاب ہوگا۔ اساتذہ، ریسرچ اسکالرس اور طلبہ کے لیے جہاں یہ شمارہ کارآمد ثابت ہونے کی توقع ہے، وہیں ہمیں امید ہے کہ عام قارئین بھی اسے پسند فرمائیں گے۔

رئیس جامعہ کشمیر پروفیسر نیلوفر خان، رجسٹرار ڈاکٹر نثار احمد میر، ڈین اکیڈمک افیرس پروفیسر فاروق مسعودی صاحب اور مجلس مشاورت و ادارت سے وابستہ سبھی افراد کا شکریہ ادا کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ جن کے تعاون سے بازیافت کا یہ شمارہ بروقت شائع ہو پایا۔

مدیرِ اعلیٰ
پروفیسر اعجاز محمد شیخ